رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	۶ـ
عام خریداران سے "	۵ـ
" " ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
خطبہ صدارت انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ صـ۳
حرامزادے کی رسی دراز۔ (قادیانی مشن) صـ۴
مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟ - صـ۵
مسیح پھر زمین میں - - - صـ۶
مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے
مشـ خون کے آنسو - - صـ۹
برہان التفاسیر - - - - صـ۱۱
اکمل البیان فی تائید [illegible] الایمان - صـ۱۲
فتاوے - صـ۱۳ - متفرقات - صـ۱۴
ملکی مطلع - صـ۱۵ - اشتہارات صـ۱۶-۲۰

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

(از مولوی محمد اسحاق صاحب مدرس علی‌وال)

جان و دل دونوں فدا محبوب داور کیلئے
وقف کردوں زندگی ساقی کوثر کے لئے

سوئے عقبیٰ جب چلوں عشق محمدؐ دل میں ہو
بس یہی دولت ہے کافی مجھ مسافر کے لئے

جس نے دنیا کو دکھایا ہے صراط مستقیم
کیوں نہ ہو جائیں فدا دل ایسے رہبر کیلئے

رحمۃ للعالمیں کا لقب تھا ان کو ملا
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

کیا عروج سادگی تھا آپ کی تعلیم میں
جیسا رتبہ شاہ کا ویسا گداگر کے لئے

ساری دنیا کو سکھایا وحدت اللہ کا سبق
ہو گئے بیتاب دل اللہ اکبر کے لئے

رات دن ظامی دعا مانگے ہے تجھ سے اے خدا
عشق احمدؐ کر عطا اس قلب مضطر کے لئے

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت ۸ـ (منیجر اہلحدیث)

ahlehadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اپیل مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی اپیل کی تاریخ ۲۶ مئی مقرر ہوئی ہے۔

—— امرتسر کے ایک ہردلعزیز مسلمان میاں غلام رسول صاحب سوداگر مشین سلائی میعادی تپ میں چند روز علیل رہ کر فوت ہو گئے۔ آپ انجمن اسلامیہ کے ممبر بھی تھے۔

—— امرتسر میں ۶-۷-۸ مئی کو سلور جوبلی شاندار طریق پر منائی گئی۔ ۵ مئی کو اس تقریب پر حمیدہ پہلوان اور بلبڑ پہلوان کا دنگل ہوا۔ جس میں اول الذکر نے دوسرے کو بچھاڑا۔ ۶ مئی کو بلدیہ اور دوسرے سکولوں کی طرف سے بھی سکولوں میں طلباء کو مٹھائی اور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی تصاویر تقسیم کی گئیں۔ تمام شہر کے بوائے سکاوٹ اپنے اپنے بینڈ باجوں کے ساتھ گول باغ جمع ہو کر اپنے اپنے کرتب دکھاتے رہے۔ شام کو ہال دروازہ، ٹاؤن ہال، کمپنی باغ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر بلدیہ کی طرف سے برقی روشنی کی گئی۔ شہر کے دیگر معززین نے بھی اپنے ہاں بات کو روشنی کی۔ ۶ مئی کو انجمن اسلامیہ کی طرف سے غرباء کو کھانا مفت تقسیم کیا گیا۔ ۷-۸ مئی کو شاہی میلہ بھی ہوا۔ جس میں فوج اور پولیس کی قواعد، ورزشی کرتب وغیرہ اور دیگر بینڈ باجہ کے علاوہ سینما شو دکھائے گئے۔

—— پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل تواریخ کو برآمد ہونگے۔ دسویں جماعت (میٹرکیولیشن) ۱۱ مئی۔ ایف اے ۱۳ مئی۔ بی اے۔ بی ٹی۔ ایس ۔ سی ۱۵ مئی۔

دعائے کامیابی میں عنقریب ایک امتحان دینے والا ہوں۔ احباب کرام میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم محمد داؤد از کینڈرہ پارہ۔ کٹک

—— دہلی کے قریب بلور کی ایک کان برآمد ہوئی ہے۔ جس پر حکومت کی طرف سے پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

—— مہاراجہ کشمیر اور سر عمر حیات خان ٹوانہ کو برطانوی افواج میں آنریری میجر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ (نکمے لوگوں کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جاتا ہے)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ ضلع قرص میں شدید زلزلہ آنے سے دو سو افراد ہلاک اور پانچسو سخت مجروح ہوئے۔

"تاجروں کیلئے نادر موقعہ"

اہلحدیث کا "مرزا نمبر"

جو ۲۴ مئی کو طبع ہوگا۔ اور مستقل خریداروں کے علاوہ پنجاب، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، انگلینڈ، افریقہ، عراق، عرب، فجی، جاوا، پورٹ لوئیس، فلسطین، مصر وغیرہ بلاد میں بکثرت پہنچیگا۔ اس میں اشتہار دینے کا نادر موقعہ ہے۔ شرح اجرت بہت کم ہے۔ ۲۰ مئی کے بعد اشتہار نہیں لئے جائیں گے۔ اس لئے آج ہی اشتہار مع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرا لیں۔ ورنہ بعد کو ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ نرخنامہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

—— ملتان میں ۹ مئی تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی

مضامین آمدہ جان محمد۔ ابو سعید عبد العزیز مرسلہ جماعت اہل حدیث کا سنگ۔ مولوی محمد سلیم اسلم۔ مولوی محمد یعقوب برق۔ مولوی محمد عابد مکی۔ مولوی محمد پنڈت آتما نند صاحب۔ حاجی رکن الدین۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔

غیر مقبولہ اخبار اہلحدیث کا سبق۔ پردہ غفلت میں.... (نظم) مسلمان اتفاق اتحاد۔ خدا کی توحید کے دلائل۔ قیامت کے دن شیطان کا اعلان۔ وامتازوا الیوم ایہا المجرمون۔

یاد رہے ۳۱ مئی کا پرچہ ان اصحاب کو وی پی بھیجا جائے گا۔ جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۳ مئی میں دی جا چکی ہے۔ اس لئے ۳۰ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

۳۱ مئی تک تصانیف ثنائیہ (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر ۲ آنہ فی روپیہ رعایت دی گئی ہے اس نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی اپنی فرمائش ارسال کر دیں۔ کتب خانہ کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کے لئے سابقہ پرچہ میں احباب کرام کو توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ بابو محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (ملیگ) نے کراچی سے مبلغ دو روپے ارسال کئے ہیں۔ امید ہے باقی حضرات بھی اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

آمد۔ از کراچی ۲؎۔ از فتوی فنڈ ۴؎ جملہ ۶؎ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا ۲؎۔ از عبد الرحمن کپور تھلہ ۱؎ عبد القادر الہ آباد ۲؎۔ میزان ۶؎۔

ہر دو سائلین کے نام اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین ۷۵۔ بذمہ فنڈ ۱۴؎ بقایا سائلین ۲۲۔

مدرسہ مدینہ طیبہ کے لئے محمد ولی اللہ صاحب یادگیر دکن صہ۔ ماسٹر محمد اسماعیل کراچی صہ۔

چندہ کانفرنس محمد اسماعیل صاحب مذکور صہ۔

تبدیل پتہ کی اطلاع دیتے وقت تمام پتہ اردو یا انگریزی میں صاف خوشخط تحریر کیا کریں۔ خصوصاً ڈاک خانہ اور ضلع تو اچھی طرح صاف لکھا کریں۔

ضرورت عالم مسجد اہلحدیث پرمبور بارکس شولہ مدراس میں ایک مدرسہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ جسکے لئے فی الحال ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ طعام قیام کا انتظام مدرسہ کے سپرد ہوگا۔ درخواست کنندہ موحد عالم ہونے کے لئے درس تدریس بھی کر سکتا ہو۔ عند الضرورت تبلیغی کام بھی کر سکے۔ حافظ قرآن ہو تو بہت بہتر ہے۔

راقم شیخ اسماعیل مالک فلیگ بیڑی فیکٹری دھولی پیٹ مدراس۔

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل (۵۳۰) قیمت عہ ۔ ۔ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ

خطبہ صدارت

یعنی

جناب حکیم نور الدین صاحب کا خطبہ صدارت

جو آپ نے انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کے چوتھے سالانہ جلسہ میں بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء ارشاد فرمایا

{عذر: بوجہ بیماری اور تیمار داری لیڈر نہیں لکھا گیا۔ اللھم عافنا۔ (مدیر)}

حضرات! آپ نے مجھے صدارت کے فرائض کے انجام دینے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ میں اسکی اہلیت نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ آپ کی محبت کا تقاضا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث تحریک ایک مخلصانہ اور صاف اسلامی تحریک ہے۔ اس کے اصول اور فروع وہی سادہ اور ٹھوس اصول ہیں جنہیں ہمیشہ اسلام پیش کرتا چلا آیا ہے۔ اس بات کا صرف اسی جماعت کو فخر حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے پیشوا نبی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک حکم کو بلا کسی رد و کد، بلا کسی حیل و حجت، اور بلا کسی چون چرا کے ایک جان نثار خادم بلکہ غلام کی طرح نہایت وفادارانہ طور پر تسلیم کیا۔ خدا و رسول کے فرمانوں کے سوا کسی مسئلہ کی ایجاد نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک یوماً فیوماً ہر دلعزیز اور مقبول ہو رہی ہے۔

البتہ بعض دوستوں نے کسی دوست نما دشمن کے اشارے سے یا کسی غلط فہمی سے متاثر ہو کر اس تحریک کے خلاف وہ باتیں منسوب کیں جن کو وہ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ اس واسطے ضرورت پیش آئی کہ بمقتضائے زمانہ اس بات کا واضح طور اعلان کر دیا جائے کہ اہل حدیث ایک اسلامی اور مخلصانہ تحریک ہے۔ اور کہ وہ الزامات جو اس کے خلاف عائد کئے جاتے ہیں سراسر غلط ہیں۔ اس اعلان کے لئے پہلے پہل آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے اجلاس مختلف اضلاع میں سالانہ ہوتے رہے۔ اور بعض مقامات پر مقامی انجمنیں ان اغراض و مقاصد کو پورا کر رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ ضلع لائل پور (پنجاب) نہایت خلوص کے ساتھ شاندار طریق پر سالانہ جلسے کر رہی ہے۔

حضرات! اہل حدیث تحریک کوئی جدید تحریک نہیں ہے۔ اہل حدیث نے کتاب و سنت کے خلاف کبھی کوئی مسئلہ نہیں گھڑا۔ انہوں نے انسان پرستی کے خلاف اسی طرح آواز بلند کی ہے جس طرح بت پرستی کے خلاف۔ انہوں نے ہمیشہ اخلاق، تمدن اور سیاسیات کو کتاب و سنت کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی ہے اور اسی آئینہ میں اسلام کے منور آفتاب کو دیکھنا چاہا ہے۔ اگر اس جماعت کو مستثنیٰ کر کے روئے زمین پر نظر دوڑائی جاوے تو عالم اسلام عقائد و اعمال کے لحاظ سے محض برائے نام پوست بے مغز رہ جاتا ہے۔

حضرات! جو تحریک اہل حدیث نے چلائی تھی گو اسے دشمنان اسلام نے برے لفظوں میں ظاہر کر کے عوام کو بدظن کرنے کی ناپاک اور بیہودہ کوشش کی مگر آخر کار تمام اسلامی جماعتوں کو انہی اصولوں پر چلنا پڑا جن کی طرف اہل حدیث تحریک رہنمائی کر رہی تھی۔ یعنی قرآن و حدیث صحیح۔ آج دنیا کے مسلمان اصلاح الرسوم کے نام سے انجمنیں بنا رہے ہیں اور کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں تاکہ شادیوں کی تقریبوں اور غمی خوشی کی محفلوں میں بیہودہ اسراف قطعاً بند کرادیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی اہل حدیث کی دیرینہ آواز ہے جسے اہل حدیث ہمیشہ اظہار کر رہے تھے۔ آج دنیا کے مسلمان بیدینی، لامذہبی اور الحاد کے خلاف محاذ جنگ و جدل قائم کر رہے ہیں۔ آج مسلمانان عالم مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ رسومات کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ اپنے آپ کو اور آنے والی نسلوں کو آنے والے حملوں کی دستبرد سے بچا سکیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی آواز ہے جسے اہل حدیث تحریک کتاب و سنت ہاتھ میں لیکر بلند کر رہی تھی۔ آج صدر ٹرکی مصطفیٰ کمال پاشا بدعتی اداروں کو حکماً بند کر رہے ہیں۔ آج شاہ افغانستان رسومات روک رہے ہیں۔ آج ہندوستان کے عامۃ المسلمین ان لغویات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ملک و ملت کو منتشر اور پراگندہ کر رہی ہیں۔

کاش! اگر مسلمانان عالم کتاب و سنت پر عمل کرتے اور اپنے نیک دماغوں اور قیمتی طاقتوں اور پاک خیالوں کو لغویات کی بجائے کتاب و سنت کے

ahmadmuslim.de

مطابق قومی ملکی اور معاشرتی ضروریات پر خرچ کرے تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ کچھ اور ہی شان ہوتی۔ اس مذہبی لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ہر طرف سے نالاں نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں ہوں یا ریاستیں۔ امارتیں ہوں یا تجارتیں سب کی سب مشرکانہ حملوں کی جولانگاہیں اور بدعتانہ کینگاہوں کی اماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے۔ اسی کا ہمیشہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا کوئی نیا پیغمبر نہیں۔ ہمارا کوئی مسئلہ کتاب و سنت کے خلاف نہیں۔ کلام مجید اور حدیث کے سوا کسی کے قول و فعل کو بطور حجت تسلیم نہیں کرتے۔ بس یہی ہمارا اصل الاصول ہے۔

میں جماعت اہل حدیث کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ صبر و استقلال کے ساتھ مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ رسومات کے خلاف فاتحانہ جہاد کیا ہے۔ جن اغراض و مقاصد (کتاب و سنت کی اشاعت) کو لے کر اٹھے تھے وہ دن بدن مقبول ہو رہے ہیں۔ قومیں بیدار ہو رہی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ رسومات پرست طبقہ ہی ان مذموم حرکات کے خلاف نفریں کر رہا ہے۔ آپ سرعت کے ساتھ کام کو جاری رکھیں وہ دن قریب ہیں جبکہ سب کے سب آپ کے جھنڈے تلے نہیں نہیں کتاب و سنت کے جھنڈے تلے جمع ہونا پڑے گا۔

حضرات! آپ کے مخاطبین آپ کے پیارے عزیز، دوست، اقربا اور اہل وطن ہیں آپ سب کے خیر خواہ ہیں اور عملاً اعتقاداً خیر اندیش ہیں۔ طرز خطابت اور طریق تبلیغ نہایت خوشگوار اور احسن طور پر ہونا چاہئے۔ برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ مضبوط رکھنا چاہئے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے خود بھی تجربہ کاری اور علمیت اور قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ تاکہ امن اور محبت کے رشتے کو گزند نہ پہنچے۔

میں دوستوں کو ایک معترضہ بات بتلانا ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کو کھا رہے ہیں۔ میں صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو نہیں کھا رہے بلکہ مسلمان خود ہی تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے اصولوں کو آپ چھوڑ رہے ہیں۔ اپنی مساجد اور معابد کی خود حفاظت نہیں کرتے ہیں تو کیا وہاں ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو اذانیں نماز اور تلاوت کلام مجید کے لئے جانا چاہئے۔ مسلمانوں نے تو کلام مجید جزدانوں میں بند کر رکھے ہیں۔ اگر پڑھتی ہیں تو بے چاری لڑکیاں اور وہ بھی چند ایام۔ اور کیا ہندو سکھ عیسائی آپ کی بجائے جمعہ کے خطبے پڑھا سنا کریں۔ اور کیا آپ کی ضروریات وہی پوری کریں اور آپ کی شادیوں غمیوں کے اخراجات کو وہی پورا کریں اور قرضے اپنے نام سے لکھوائیں اور جائدادیں آپ کے نام رجسٹری کرائیں اور آپ لوگ مزے کے ساتھ صبح شام حقہ نوشی کریں۔ شراب نوشی، طبلہ، باجا اور دیگر بدعتوں میں مصروف رہا کریں۔ اور آئندہ اپنے بال بچوں کے لئے تباہی کے کھنڈرات چھوڑ جائیں۔ یا زیادہ سے زیادہ اپنی اولاد اور مستورات کو بے غیرتوں کی طرح میلے ٹھیلے دکھاتے پھریں۔ یا بزرگوں کی خانقاہوں پر ان کے مجاوروں کے قدموں کے آگے ناک رگڑواتے رہیں۔ یہ ہے آپ کی دینداری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر آپ بچنا چاہتے ہیں، اپنے پاک مال کو بچانا چاہتے ہیں، اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت پر عمل کریں۔ محنت مشقت کے پیسے کو بد رسموں پر خرچ نہ کیا کریں۔ نیز ضروری کہتا ہوں کہ اپنی اولاد کو مذہبی اور دنیاوی تعلیم دلادیں۔ انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کی امداد کرتے رہا کریں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی امداد کرتے رہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اخبار اہلحدیث امرتسر کے لئے سفارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک چک میں ایک ایک پرچہ اہلحدیث کا ضرور آنا چاہئے۔

تمدد انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے باہمی تعاون سے کتاب و سنت کی صحیح آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہمارے اور آپ سب کے شامل حال ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(کمترین نور الدین لائلپوری)

قادیانی مشن
حرامزادے کی رسی دراز

دو باتوں کو ہم برابر متوازی دیکھتے ہیں۔ مرزائیوں کا پروپگنڈا اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا نسیان۔ یہ بھول جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ عرصہ ہوا بڑے مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جب اعلان کیا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہا تھا کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ جب وہ اس دعا کے مطابق انتقال کر گئے تو مرزائیوں نے بجائے توبہ کرنے کے یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے چنانچہ اس قول کے مطابق وہ زندہ رہا۔ مرزائیوں کے پھندے میں پھنس کر ایک شیعہ نے بھی اس فقرہ کو شائع کرکے نتیجہ مکذوبہ نکالا۔ حسب مصلحت وقت میں نے اس پر فوجداری استغاثہ دائر کیا۔ سنا کہ وہ قادیان میں گیا مگر اس فقرے کی تلاش میں کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس نے معافی مانگی جو حسب مصلحت دی گئی۔ مگر اس پر بھی مرزائیوں کا پروپگنڈا جاری رہا۔ آخر کار ادھر سے بھی اس فقرہ کا سختی سے مطالبہ ہوا۔ تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں ان کو کہنا پڑا کہ "حرامزادے کی رسی دراز والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا"[1] یہ اعلان قادیانی سرکاری گزٹ[1] مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۱ء میں

[1] اخبار "الفضل" قادیان۔

(۵۳۲)

صف پر درج ہوا۔ چاہئے یہ تھا کہ اب کوئی مرزائی اس کا نام نہ لیتا۔ لیکن مرزائی اور خاموشی ؟

ضد انی مفترقان ای تفترق

مرزائی اپنے پروپگنڈا میں لگے رہے۔ ہم اس امر میں اور اس جیسے دوسرے امور میں مرزائیوں کو پختہ کار پاتے ہیں مگر اپنے دوستوں کو کمزور اور اس کا ثبوت بھی ایک حدیث میں ملتا ہے۔

المومن غر کریم والمنافق خب لئیم

ہمارے دوست، بجائے اس کے کہ ان مرزائیوں کو جو ہماری نسبت یہ کلمہ منسوب کرتے ہیں اس کا ثبوت پوچھیں ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے ایسا (ناجذب) فقرہ کہا تھا ؟ آج کا یہ نوٹ ایسے دوستوں کے لئے لکھا گیا ہے وہ یقین کریں کہ ایسا بازاری فقرہ میرے قلم سے نہ نکلا نہ نکل سکتا ہے۔ "الفضل" کی تاریخ یاد رکھیں وقت پر دشمن کو قائل کیا کریں ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے ؟

مرزائی میدان میں کود ے

مرزائی امت کے افراد اپنی مدح سرائی میں سرگرم رہتے ہیں ان کو اسلامی خدمت کے پردہ میں اپنی سرگرمی ملحوظ ہوتی ہے اور بس !

۳۰-۳۱ مارچ - یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بدوملہی میں آریہ اور عیسائیوں کے جلسے ہوئے جس میں دو تین مناظرے بھی ہوئے۔

"پیغام صلح" لاہوری جماعت کا آرگن وہاں کی کیفیت شائع کرتا ہے۔ جس سے ہمارے دعویٰ بالا کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے :-

"دوسرا مباحثہ نجات پر ہوا۔ اصل میں یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ہونا تھا۔ جو یہاں آریوں سے مباحثہ کرنے آئے ہوئے تھے۔ اور پادری سلطان محمد صاحب کا بیان ہے کہ اُن سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کا وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن آخرکار مباحثہ کے لئے نہ نکل سکے۔ لوگ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ پادری سلطان محمد صاحب سے مسئلہ نجات پر مباحثہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب گھبراتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال ہم لوگ میدان میں پہنچ گئے" (۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

اس عبارت میں راقم کا مقصود یہ دکھانا ہے کہ ہم (امت مرزا) میدان میں پہنچے اور مولوی ثناء اللہ صاحب[1] گھبرا کر نہ آئے۔ یہی بات اگر کوئی اور گروہ لکھتا تو ہم کسی اور نوعیت سے جواب دیتے اور واقعات پر بحث کرتے۔ مگر امت مرزائیہ کے نزدیک مولانا کی گھبراہٹ چونکہ مسلمہ ہے اور وہ ایسا گھبرایا کرتے ہیں کہ گھبراہٹ میں قادیان پہنچکر دم لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں خود بعہد زمان مسیح موعود کے وقت ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایسا ہی ہوا (بقول مرزا ابوجہل بصورت ثناء اللہ) قصر عالی کے باہر محاصرہ کئے ہوئے تھا اور آنجناب (مسیح موعود) صاحب اندر سے ہی ثناء اللہ کی گھبراہٹ کا ثبوت دے رہے تھے اور میدان میں نہ آکر بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے۔

ناظرین گھبرائیں نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (بقول مرزائی) گھبرا گئے۔ اس گھبراہٹ سے وہ مراد نہیں جو ہر کمزور دل کیا کرتا ہے جبکہ امت مرزائیہ کے نزدیک قادیان سے مراد دمشق ہو سکتا ہے تو گھبراہٹ سے جرأت مراد ہونا کچھ بعید نہیں۔

اب سنئے! مرزائی بہادر کی بہادری جو امت محمدیہ میں سے کوئی نہ دکھا سکے۔ اس لئے وہ خاصہ مرزائیہ سمجھنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک حدیث کا (بزعم خود) صحیح مطلب مرزائی مناظر نے بمقابلہ پادری صاحب کے یوں بیان کیا جس کو پڑھ کر ان کی خدمت دین کا سب ناظرین اعتراف کرینگے۔

پادری صاحب نے حدیث یضع الرب قدمہ پر اعتراض کیا۔ جس کا جواب مرزائی مناظر کی طرف سے جو دیا گیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے:

"اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ انسانی خواہشات ایک جہنم کی طرح بھڑک رہی ہیں اور ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو۔ انسان کے دل میں خدا کا قدم داخل نہ ہو تو اسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا"

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

سبحان اللہ! اگر کوئی شخص یوں کہے کہ قدم سے مراد ناسخ قادیان ہے اور جہنم سے مراد قادیانی تحریک تو مطلب صاف ہے کہ قادیانی تحریک ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں لے جا کر رہے گی۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو اور انسان کے دل میں خدا کا قدم یعنی ثنائی تبلیغ اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ انسان کے دل میں داخل نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی سچا مسلمان اور منکر مرزا نہیں ہو سکتا جب تک خدائی قدم (ثناء اللہ کی محبت) کو اپنے قلب پر غالب نہ کرے[2] کہئے اس مطلب اور مرزائی مناظر کے تراشیدہ مطلب میں کیا فرق ہے؟ یہ کیوں غلط ہے اور وہ کیوں صحیح ہے؟ کوئی ہے جو فرق بتائے؟

(عبد اللہ ثانی از امرتسر)

فیصلہ مرزا } اسمیں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہ کر سکے قیمت صرف ۵ ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح قادیانی سے نہ گھبرائے تو مسیحی پادری سے کیا گھبرائیں گے۔ منہ۔

[2] یعنی اللہ اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا۔

[illegible] (۵۳۲)

مسیح پھر زمین پر

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم۔ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

اما بعد۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰے (ابن مریم) علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ نقلاً سب اہل اسلام بلکہ نصاریٰ (اہل صلیب) کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ باقی رہا عقلاً تو اس بارے میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ بلکہ ایک طرح سے تو روایات دربارہ نزول مسیح کو ایسا موڑا توڑا ہے کہ انہیں تحریف کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ یا اسفیٰ۔

یہ فقیر اس مختصر مضمون میں روایات کو نقل کرکے اُن کی شرح ایسی طرز پر کرنا چاہتا ہے جو کہ اُن کے اصلی معانی کو ایسا واضح کردیگی کہ انشاء اللہ العزیز سلیم طبائع کو کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے گا۔ وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

سب سے پہلے وہ حدیثیں لیتا ہوں جن میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے زمین پر نازل ہوکر اہم کام سرانجام دینے کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الایۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ خوشحالی کا وہ مبارک زمانہ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ سولی کو توڑیں گے۔ خنزیروں کو قتل کریں گے اور جزیہ یعنی ٹیکسوں کو اڑا دیں گے اور لوگوں میں مال بانٹیں گے حتیٰ کہ اُسے کوئی نہیں لیگا کیونکہ لوگوں کی ایسی اچھی حالت ہوگی کہ انہیں ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تم قرآن سے سند چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا ساتھ اُس (عیسٰے علیہ السلام) کے پہلے موت اُس (عیسٰے علیہ السلام) کی کے الایۃ۔ اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔"

حدیث ۲۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لھما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹-۴۸۰)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ پس وہ سولی کو توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے اور ٹیکس اڑادیں گے، اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اُن پر سوار نہیں ہوا جائیگا۔ دشمنی کینہ اور حسد لوگوں میں سے جاتا رہے گا۔ اور عیسٰے علیہ السلام لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی نہیں لے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمانوں تمہاری اس وقت کیا ہی اچھی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے اور اُس وقت ایک امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں سے ہونگے یعنی دو بزرگ اعلےٰ پائے کے تم میں تمہاری ہدایت کے لئے موجود ہونگے۔"

اب سب سے پہلے "کسر صلیب" کی شرح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہر ایک بات کی شرح کی جائے گی کسر صلیب کی شرح کو ذرا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ سب سے اہم یہی ہے جس کی شرح میں لوگوں نے اکثر ٹھوکریں کھائی ہیں اور صحیح شرح سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور روایات دربارہ نزول مسیح کو صحیح مانتے ہوئے تحریف کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تحریف سے بچائے آمین۔ ثم آمین۔

کسر صلیب حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ فیکسر الصلیب یا فلیکسرن الصلیب اس کے متعلق شارحین حدیث اس طرف گئے ہیں کہ فیبطل النصرانیۃ۔ بعض نے صرف اشارہ سے کام لیا ہے اور بعض نے ذرا تفصیل سے کام لیا ہے۔ غرض کسی نے کم تشریح کی اور کسی نے زیادہ کی۔ بہرحال ان حضرات نے تاویل سے کام لیا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جگہ تاویل کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ پہلے زمانہ اور موجودہ زمانہ (جب سے دنیا کے اکثر حصہ پر نصاریٰ کا تسلط ہوا ہے) کے شارحین میں ایک نمایاں فرق ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے اصل الفاظ کو اصلی معنوں میں بیان کرنے سے پہلے اسے واضح کردیا جائے

ahmadimuslim.de

انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ جب تک کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے بہت کم اعتبار کرتی ہے اور تاویل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس اصول کے ماتحت پہلے زمانے کے شارحین کو تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ اُس زمانہ میں تقریباً تمام دنیا پر اسلامی تسلط تھا اور نصاریٰ کمزور تھے۔ لیکن آج کل کے شارحین پر تعجب ہے کہ کیوں انہوں نے تاویل کی زحمت اٹھائی جیسا کہ آگے چل کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

اگر پہلے زمانے والوں نے تاویل کی تو اُس کی وجہ ضرور تھی اور وہ معذور، اور آج کل والوں نے جو تاویل سے کام لیا تو اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہاں یا تو تقلید اعمیٰ کا کرشمہ ہے یا موجودہ فلسفہ کے رنگ نے مجبور کیا کہ اس کی تاویل کی جائے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

نیکسر الصلیب کے معنی بالکل صاف ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی توڑ دیں گے: بلکہ مسند احمد میں یمحو الصلیب یعنی صلیب کا نام ونشان مٹا دیں گے اور ابو داؤد میں فیدق الصلیب یعنی صلیب کو چکنا چور کر دیں گے۔ یہ سب معانی بالکل صاف ہیں اور حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ کسی تاویل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں مزید توضیح کے لئے اس کی شرح عرض کئے دیتا ہوں۔ سنئے!

یہ سب کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے اور مارے گئے مگر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام عیسائی لوگ خاصکر اُن کے مذہبی پیشواؤں نے سولی کو عیسائی ہونے کی علامت قرار دے رکھا ہے۔ جس عیسائی کو خاصکر پادریوں کو دیکھو تو سولی لٹکائے پھرتے ہیں۔ عیسائیوں کے گرجوں پر دیکھو تو سولی کا نشان موجود ہے۔ غرض اس کے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ سُولی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر جان دی۔ اور وہ ہمارے لئے کفارہ بنے۔ دوسرے سلطان صلاح الدین سے جو صلیبی لڑائیاں ہوئیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اب جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

آج کل دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کی حکومت ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ کر ان کے لئے کفارہ ہوئے تو عیسےٰ علیہ السلام جن کی نسبت صلیب پر چڑھائے جانے کا غلط خیال عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے اور صلیب کو ایک مذہبی نشان بنائے بیٹھے ہیں وہ خود آکر اس سولی کو توڑیں گے۔ کیونکہ اُس وقت تمام اہل کتاب بموجب آیت وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ اور بموجب حدیث[1] یهلك الله فی زمانه الملل كلها الا الاسلام تملأ الارض من المسلم مسلمان ہو جائیں گے۔

اب بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کو خود توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اُس وقت مسلمان ہو جائیں گے خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی بلکہ نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے مشکل ہے کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے۔ چنانچہ طائف کے بنی ثقیف کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے بتوں کو خود توڑ نہیں سکتے کیونکہ ہمیں صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت ان کی پوجا

[1] اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دور ثانی میں تمام مذاہب کو نابود کر دیگا مگر صرف اسلام ہی کو قائم رکھے گا اور زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ منہ

کی اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے توڑیں، سو ایسا ہی اُس وقت عیسائیوں سے تبدیل شدہ مسلمانوں کو دشوار ہوگا۔ پھر دیکھو کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے بتوں کو خود اپنے دست مبارک سے توڑا۔ پس عیسےٰ علیہ السلام کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں ہے کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک اور نکتہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مثل الاسلام مثل المطر لا یدری اولها خیر ام آخرها۔ (مشکوٰۃ ۵۸۳) باب ثواب ہذہ الامۃ۔

"یہ نہیں کہا جا سکتا اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اول میں جس طرح لوگ فوج در فوج داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجا الایۃ۔ ایسے ہی آخر زمانہ میں جب عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو لوگ پہلے کی طرح داخل اسلام ہونگے۔ اسلام کی ابتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تمام عرب مسلمان ہو گیا تھا۔ اور خلفائے عظام کے عہد میں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا تھا۔ ویسے ہی دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی اور اسلام کے سوائے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے قرآن شریف اور حدیث شریف سے تصریح کی جا چکی ہے۔ اور دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو تمام دنیا کے مسلمان ہو جانے سے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہوگا۔

تاویل کرنے والوں سے اتنی عرض ہے کہ اگر انہیں ضرور اس جگہ تاویل ہی کرنی ہے۔ تو آئیے

کاویہ علی الغاویہ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بینظیر کتاب۔ حصہ اول عہ۔ دوم عہ (۵۳۵) (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بجھائے دیتا ہوں کہ اس طرح تاویل کرنی چاہئے تھی کہ کم از کم دوسری آیتوں اور حدیثوں پر تو زد نہ پڑتی - اور وہ اس طرح ہو سکتی ہے - کہ عیسائیوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھا کر مار دیئے گئے! عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس خود تشریف لاکر اس عقیدہ باطل کو توڑیں گے جیسا کہ قرآن مجید نے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے - اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو اصلی معنی لیتے ہوئے اس تاویل کی مطلق ضرورت نہیں رہتی ہے - بلکہ یہ اصلی معنوں میں شامل ہے کیونکہ جب عیسےٰ علیہ السلام اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے مسلمان ہونے پر صلیب توڑیں گے تو ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کو چھوڑنا پڑیگا کیونکہ اگر یہ عقیدہ قائم رہے تو پھر صلیب توڑنا بے معنی ہو جاتا ہے - عیسےٰ علیہ السلام نے تو انہیں وہی بتانا ہے جو قرآن مجید اور حدیث شریف بتاتی ہے اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں صلیب پر چڑھائے جانے کی بالکل نفی ہے -

عیسےٰ علیہ السلام کے کاموں میں سے فیکسر الصلیب اس لئے ہے کیونکہ اُن ہی کے متعلق یہ الزام ہے اس لئے اس الزام کو وہ خود آکر توڑیں گے بلکہ صلیب کو بھی توڑ ڈالیں گے تاکہ اس کے بعد پھر کسی کو خلجان نہ رہے - جب اس الزام اور صلیب کی نفی عیسےٰ علیہ السلام اپنی زبان سے کریں گے تو عیسائی سب کے سب نشہد ان لا الٰہ الا اللہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پکار اٹھیں گے اور پکے مسلمان ہو کر داخل اسلام ہو جائینگے اور عیسےٰ علیہ السلام عیسائیوں کی مقدس صلیب کو توڑ کر چکنا چور کر دیں گے - رہی یہ بات کہ عیسےٰ علیہ السلام اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے - سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑ جائے بہتر یہی ہے کہ وہ خود آکر اس اختلاف کو دور کرے اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو -

عیسائیوں نے کفارہ کی بنیاد اسی صلیب کے واقعہ پر رکھی ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھ کر ہمارے لئے کفارہ ہو گئے اور اسی کفارہ کی وجہ سے وہ نماز اور دیگر احکام الٰہی چھوڑے بیٹھے ہیں - شائد کوئی ایک آدھ عیسائی ایسا ہو گا جو انجیل کے احکام کے مطابق نماز، روزہ وغیرہ بجا لاتا ہو -

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب کو توڑنا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جو اس کی وجہ سے احکام الٰہی کو پس پشت ڈال رکھا ہے اس کے احکام کی پابندی پر زور دیا جائے اور اس عقیدہ باطل یعنی کفارہ کو باطل کر دیا جائے - نہ بانس ہو نہ بانسری بجے -

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے نزدیک یعنی آخر زمانے میں سوائے تھوڑے سے علاقے کے تمام دنیا پر عیسائیوں کی حکومت ہوگی - اس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دونوں حضرات تمام دنیا کو اسلام سے بھر دیں گے - تمام دنیا ان کے عہد میں مسلمان ہو جائے گی -

قرآن مجید کی آیت یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ۳ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ الایۃ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے نزدیک عیسائی اقوام کی بادشاہت قریباً تمام دنیا پر چھائی ہوگی اور عیسےٰ علیہ السلام کو جو اُن کے متبعین کے عروج کا وعدہ اور بشارت دی گئی ہے خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جس ضلالت میں عیسائی پڑے ہوئے ہیں اس سے نکال کر انہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے -

اہلحدیث آپ نے نزول مسیح اور کسر صلیب وغیرہ کے متعلق جتنی باتیں لکھی ہیں، سب کی سب مرزا صاحب قادیانی نے لکھی ہوئی ہیں - (ملاحظہ ہو کتاب چشمہ معرفت) پھر کس بلے احمدی کا سر پھرا ہوا ہے جو آپ کے خلاف بولے یا لکھے - لا ریب فیہ -

---

مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے

برادران کرام! دنیا کے چپہ چپہ سے یہ صدا اٹھتی ہے کہ دن بدن مسلمانوں پر فلاکت و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں - دنیا کے ہر ہر کونے سے یہی آواز گونجتی ہے کہ مسلمان مرے جا رہے ہیں - کسی تونگر سے پوچھئے یہی جواب ملتا ہے کہ تجارت میں گھاٹا ہو گیا - کسی مزدور سے دریافت کیجئے یہی بول اٹھتا ہے کہ مزدوری ملنا دشوار ہے - بہرکیف ہر ایک کی زبان سے یہی چیخ نکلتی ہے - ؎

رہتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بزرگو - عزیزو! ہمارا یہ کہنا بیجا نہیں بلکہ بجا ہے - ہمارے ہی بے درد ہاتھوں نے ہمیں برباد کر دیا ؎

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب بھی وہی رحمت خداوندی، برکت ایزدی ہمارے شامل حال ہے - بشرطیکہ ہم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر قائم رہیں -

سب سے پہلے ہم کو یہی تعلیم دی گئی تھی جس کو قرآن مجید اور فرقان حمید ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک علی الاعلان کہہ رہا ہے اور تا قیامت کہتا رہیگا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا - اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط پکڑے رہو - اس یگانگت کے شیرازہ کو منتشر نہ کرو - بھلا ہم ہی بتائیں کہ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں - نہیں؟ بلکہ اس کے عوض ہم نفاق کا بیج بو رہے ہیں - نتیجہ بھی پیش نظر ہے - یہی نفاق ہے جو ہمیں ذلیل و رسوا کر رہا ہے - اسی کے سبب ہم آج ہر ایک کی نظروں میں حقیر مانے جا رہے ہیں -

۳ و مطہرک من الذین کفروا

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید - قیمت صرف ۹ - پتہ: منیجر اہلحدیث

یہی وہ ذلت کا راستہ ہے جس نے ہم کو حاکم سے محکوم بنایا۔ یہی وہ لعنت کا طوق ہے جس نے ہم سے حکومت کو چھین کر غیروں کے کفش بردار کر دیا۔ یہی وہ رہبر ہلاکت ہے جس کے سبب آج ہم آپس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے دشمن ہیں۔ کیا اچھا ہوتا بقول علامہ اقبال ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی قرآن بھی اللہ بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اب آیئے اور دیکھیں اس زریں حکم خداوندی پر ہم کہاں تک کاربند ہیں۔ جس کے اندر تمام چیزیں سمٹ کے سما گئیں۔ جس کے اندر تمام مصائب و ہلاکت کا راز مضمر ہے۔ افسوس ہے ہم نے اس زبردست حکم کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ اس کے سمجھنے تک سے قاصر ہے۔ یہ وہ دوا ہے جس میں تمام امراض روحانی و جسمانی کی شفا ہے۔ یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں ترقی کا راز مضمر ہے۔ یہی وہ شے ہے جو ہم جیسے ناشکر انسانوں کو فرشتوں پر سابق کر دیتی ہے۔ یہی وہ ملکہ ہے جس سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ ڈھال ہے جو کل میدان حشر میں جبکہ ہر متنفس نفسی نفسی پکارتا ہوگا۔ بڑے بڑے حملات و مصائب میں کام دیگی۔ اس وقت پروردگار عالم اپنے جلال و جبروت کے ساتھ عرش معلےٰ پر جلوہ افروز ہوکر ہم گناہ گاروں پر نظر جمائے ہوگا۔ اس وقت اسی کی برکت سے ہمیں اس عرش معلےٰ کے نیچے پناہ ملے گی۔ وہ دن وہ ہوگا کہ اس دن سوائے سایہ عرش الٰہی کے کوئی سایہ نہ ہوگا جیسا کہ فرمان والاشان حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ لا ظل الا ظلہ۔ یہی وہ زینہ ہے جو ہمیں ہمارے اس تنہائی کے گھر (قبر) میں جہاں ہمارے ساتھی مور و مار ہونگے ہمارے سرہانے بیٹھ کر تسلی و تشفی سے سلاتا ہوگا یہی وہ چراغ منور ہے جو ہمیں اس تاریک گھر (قبر) میں جہاں کیا سورج اور کیا چاند اپنی ادنےٰ سی کرن بھی پہنچا نہیں سکتے وہاں بدرمنیر کی طرح چمکتے ہوگا۔ اسی کا نام نماز ہے

قرآن کریم ہمیں بار بار متنبہ کر رہا ہے۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ افسوس یہ آواز ہمیں سنائے ہی نہیں دیتی۔ کبھی ہم نے اس قرآن پاک کو چھو کر بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے عمل پیرو رہے۔ دنیا کی دولت ہمارے قدموں پر نثار ہوتی تھی۔ جنت کی بشارتیں بھی دنیا ہی میں ملیں۔ جب تک ہم نے اس کو اپنا راہبر بنائے رکھا تھا مشکل سے مشکل کام آسان ہوجاتے تھے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے معنی و مطلب پر غور کرتے رہے ہماری ترقی کا بازار گرم رہا۔ جب ہم نے ان ہر دو چیزوں نماز اور تلاوت قرآن کو چھوڑا اور اس کے سمجھنے سے منہ موڑا تو نتیجہ بھی یہی ہوا کہ ہم بجائے ترقی کے تنزل کی گھاٹ اتر رہے ہیں۔

برادران محترم! دنیا میں اگر ہمیں عزت کی زندگی بسر کرنی ہے۔ اور تقرب باری حاصل کرنا ہے۔ دنیا میں ہمیں اگر تمام اقوام پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے اور تجارتوں میں فائدہ حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی ہر ایک شے پر قابو جمانا منظور ہے تو اٹھیں اور اس زریں فرمان خداوندی اور تاکیدی وصیت محمدی (نماز) پر قائم رہیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہی شان اسلام زمانہ سلف سے نمایاں تھی آج بھی ان مصائب کے گھرے بادلوں کو جو ہم پر گھرے ہوئے ہیں شق کرتی ہوئی چمکیگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(سید عزیز اللہ از مدراس)

صلوٰۃ کریں۔ قیمت ۱۲ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو

از قلم مولوی عبد السبحان اعظمی عمری جامعہ دار السلام عمرآباد (مدراس)

مسلمانان خستہ حال کا ماتم کریں کب تک
کہاں تک خون کے آنسو بہائیں دیدۂ تر سے

آج جہاں دیکھیئے وعظ میں، لکچر میں، تقریر میں، تحریر میں مسلمانوں کی خستہ و زبوں حالی کا ماتم ہو رہا ہے۔ کہیں مسلم کانفرنس، کہیں مسلم لیگ، کہیں سرخپوش، کہیں نیلی پوش اور کہیں جمعیتہ الانصار کی تشکیل ہو رہی ہے۔ اور سب کا مقصد وحید یہی ہے کہ مسلمانوں کو تباہی کے کثیف دلدل سے نکال کر ترقی کے اعلےٰ منازل تک پہنچایا جائے اور اس کی قدیمی شوکت و حشمت کو پھر واپس کرایا جائے لیکن یہ سب بیکار اور بے سود ثابت ہو رہے ہیں اور اب تک کسی میں کامیابی نہ ہوئی اور نہ ہی مسلمانوں کی خستہ حالی کی صحیح معنوں میں تشخیص ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ جو شے ترقی کا اصل الاصول ہے وہ آج مسلمانوں میں بالکلیہ معدوم ہے۔ اسی لئے وہ روز بروز تنزل و تسفل میں مبتلا ہو رہے ہیں اس اصل الاصول سے میری مراد باہمی اتفاق و اتحاد ہے۔ تمام اقوام عالم کا اس کلیہ پر اتفاق ہے کہ ترقی کا اصل الاصول محض اتفاق و اتحاد ہے تاریخ بھی اسی کا ثبوت دیتی ہے اور قرآن کریم نے بھی اسی کو ترقی کا سنگ اساسی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ میں زیادہ طول طویل مضمون لکھ کر اقوام عالم کے عروج و زوال کا فلسفہ بتانا نہیں چاہتا بلکہ اس مضمون سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ کے مسلمان خصوصاً برادران اہل حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرکے ان کی خستہ حالی کا ماتم آپ سے بھی کراؤں۔

ناظرین! قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ ایک علمی قصبہ ہے اور یہاں کے مسلمانوں میں مذہبی جوش و خروش نسبتاً

خون کے آنسو۔ [illegible] (۵۳۶)

ahmadimuslim.de

اور جگہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے بفضل خدا آج تک قصبہ ہذا رسوم و بدعات۔ قبر پرستی و پیر پرستی کی زد سے محفوظ ہے۔ آیندہ خدا حافظ ہے۔

سب سے نمایاں وصف باشندگان قصبہ ہذا کا باہمی اتفاق و اتحاد ہے اور اسلامی اصول کے مطابق مساوات کی زندگی بسر کرنا ان کا خاص شیوہ ہے۔ اسی لئے جب کبھی غیر اقوام نے ان کے خلاف ناجائز کارروائی کرنے کا قصد کیا ہے تو ان کا مقابلہ مسلمانوں کی طرف سے متحدہ قوت کے ساتھ ہوا ہے اور آخرکار ان کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ لیکن افسوس اب اس کی پہلی حالت باقی نہ رہی۔ زمانہ نے پلٹا کھایا اور باشندگان منو پر ادبار و تنزل کی کالی گھٹا چھا گئی اور اتفاق و اتحاد کی بجائے بغض و عناد کا بازار گرم ہو گیا۔ اس تفریق و تشتت کی نوعیت اور اس کی ابتدائی تاریخ پر چلنے سے بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ آہ! کس قدر مقام افسوس ہے کہ اس منحوس تفریق کی بنیاد مذہبی رنگ میں ڈالی گئی۔ یہ ہمارے نوجوان مولانا لوگوں کا فیض تھا کہ حنفیت اور وہابیت کی شق نکالی گئی اور باہمی اتفاق و اتحاد کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹا دیا گیا۔ یہ اسکیم اس قدر مفید و کارآمد اور باعث ثواب سمجھی گئی کہ پوری قوت سے اس پر تعامل ہوا حتیٰ کہ شادی بیاہ اور روزہ نماز تک اس کا منحوس اثر پہنچ گیا۔ چنانچہ نسبتیں لگی ہوئی منقطع ہو گئیں۔ رمضان شریف کے مبارک ماہ میں عین نماز کی حالت میں حملہ ہوا اور پڑھنے والوں پر لاٹھیاں چلائی گئیں۔ الحفظ الامان۔

اسلام جس کا اصل منشا انقلاب ذہنیت تھا آج خود اسی کے پیروؤں کی یہ پست ذہنی وجود میں آ رہی ہے استغفر اللہ۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں فرعی مسائل میں اختلاف تھا۔ لیکن آپس میں بغض و عناد تو کجا نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے جلتے اور بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ غرض قصبہ ہذا کے مسلمانوں میں جب نفاق و عناد کے مہلک جراثیم اس قدر سرایت کر گئے کہ وہ اصول اسلام سے ہی ناواقف ہو گئے تو مخالفوں کو اچھا موقعہ ہاتھ آیا اور آج سے تقریباً سات سال پیشتر ایک بار پھر قسمت آزمائی کر کے مسلمانوں کے باہمی نفاق سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور ان کے تجارتی معاملات میں بے جا مداخلت کی۔ خدا کا فضل ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی کرتوتوں کا احساس ہوا۔ بیدار ہوئے اور پھر متحدہ طاقت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے ان کے دانت کھٹے کر دیئے اور مخالفین اپنی عیاری میں کامیاب ہونے کی بجائے خائب و خاسر رہے۔ خیر یہاں تک تو حنفیت اور وہابیت کی تفریق کے کرشمے اور جلوے تھے۔

آیئے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ جگر سوز واقعات کو سناتا ہوں جن کا تعلق اہل حدیث حضرات سے ہے۔ آج تین سال کے عرصے سے خود اعیان اہل حدیث میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تو خوف ہے کہ کہیں صورت حال جنگ داحس اور حرب بسوس کی صورت نہ اختیار کرلے اور معاملہ کہیں اوس و خزرج کا نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔ لیجئے میں اعیان اہل حدیث کے مابہ النزاع مسائل کو ہی پیش کئے دیتا ہوں تاکہ آپ بھی دیکھیں کہ قصبہ ہذا کے دور ماضی اور حاضر میں کس قدر بون بعید ہے۔ مسائل مختلف فیہا کوئی نئے مسئلے نہیں ہیں بلکہ پرانے ہی ہیں۔ مگر اتنے زمانہ کے بعد اس کی طرف رغبت دلانا البتہ ایک جدید فعل ہے۔ خیر ملاحظہ ہو۔

مسئلہ اولیٰ | عید کی نماز صحرا میں پڑھنی افضل ہے جو عیدگاہ صحرا میں تھی اس کے اردگرد مکانات تعمیر ہو جانے کی وجہ سے اس کی صحرائیت باطل ہو گئی اور نماز اس میں جائز نہیں۔

مسئلہ ثانیہ | عورتوں کو عیدگاہ میں ضرور لے جانا چاہئے

مسئلہ ثالثہ | جمعہ کی اذان ثالث بدعت ہے۔

مسئلہ رابعہ | نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔

ان مسائل اربعہ میں سب سے اہم مسئلہ اولیٰ ہے

ؔ امرتسر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

ذرا میں اس کی کچھ تشریح کئے دیتا ہوں تاکہ قارئین کرام اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جس عیدگاہ کے متعلق اختلاف ہے وہ پہلے غیر آباد جگہ میں تھی یعنی اس کے اردگرد پچاس ساٹھ قدم تک کوئی مکان نہ تھا لیکن چند دنوں سے اس کے متصل چند مکانات تعمیر ہو گئے۔ ایک دو سال تک تو بلا اختلاف اس میں نماز ادا ہوتی رہی۔ مگر پھر اس کے بعد سنت نبوی کا خیال آیا اور اہل حدیث جماعت دو حصوں میں منقسم ہو گئی جس کا نتیجہ بغض و عناد ہوا۔ ایک حیثیت سے ہم کو بہت خوشی ہے کہ مسلمانوں میں جوش ملی اور عمل بالسنت کا جذبہ کمال درجہ موجود ہے لیکن جب اس کے دوسرے پہلو پر نظر کرتے ہیں تو یہ احیائے سنت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے بلکہ ذاتی بغض و عناد کو مذہبی غلاف میں لپیٹ کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ؎

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد
جامۂ کعبہ را جل خر کرد

تو ہماری بلکہ ہر ایک سچے مسلمان کی آنکھ سے خون کے آنسو گرتے ہیں۔ میں یہاں اصل مسئلہ پر روشنی ڈال کر اپنی لیاقت و قابلیت دکھانا نہیں چاہتا ہوں بلکہ میرا مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ اس کے اثرات اور نتائج پر غور کیجئے۔ دیکھئے کہیں خیر الخیرین کا مسلک بھی شارع علیہ السلام نے بتایا ہے۔ صحرا میں عید کی نماز بیشک سنت سے ثابت ہے لیکن حاشا وکلا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سنت نبوی کی آڑ لیکر امت مسلمہ کے شیرازہ کو منتشر و درہم برہم کر دیا جائے۔ حضور نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرانا چاہا تھا مگر اس خیال سے باز آئے کہ مبادا نئے نئے مسلمانوں کے دل میں کچھ اور ہی خیال پیدا ہو اور ان کی جاہلیت پھر لوٹ آئے اور نفاق و عناد کا دور دورہ ہو۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں۔

لولا قومك حديثو عهد

(باقی آیندہ)

اثبات التوحید - فرقہ بریلویہ کے اعتراضات کا (۵۳۹) دندان شکن جواب - قیمت عہ - (دیکھو)

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۲۹)

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

اور خاص کر اُس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسےٰ اور عیسےٰ کو خدا کے ہاں سے زندگی میں ملا تھا اور جو تو ما سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل وجان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیاء محمد (علیہم السلام) سے منکر ہو جو ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صریح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن مجید کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کرو کہ محض ضدی ہیں اگر وے تجھ سے (اے رسول) کچھ اذیت کا قصد کریں تو پس خدا تجھ کو اُن کی شرارت سے بچائے گا اس لئے کہ وہ تیرے مخالفوں کی سرگوشیاں اور باہمی مشورے سنتا ہے اور اُن کے دلی عنادوں کو بھی جانتا ہے ان کا یہ بھی ایک داؤ ہے کہ اپنے مذہب میں لاتے ہوئے رنگ کے چھینٹے ڈالتے ہیں اور اُس کو اپنی رنگ سمجھتے ہیں اور عوام لوگوں کو اس دھوکے سے کہ آؤ اس سچے رنگ سے اپنے کو رنگو دام میں لاتے ہیں سو تم ان کے جواب میں کہدو کہ تمہارا رنگ تو پھیکا بلکہ صرے سے کچھ بھی نہیں اصل رنگ اللہ کا ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ یعنی اُس کے خاص بندے بن چکے ہیں۔ بھلا بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟ تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم تو دل وجان سے اللہ کے حکموں کو مانتے ہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اب بھی اگر یہ اہل کتاب باز نہ آئیں اور اے رسول! تیری نبوت کو اس وجہ سے جھٹلادیں کہ تو بنی اسمٰعیل سے ہے اور اُن کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے۔ تو تو ان سے کہہ دے کیا تم ہم سے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ کیا نبوت کو اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکھنا چاہتے ہو۔ بھلا تم میں کون سی ترجیح ہے حالانکہ بندگی میں ہم تم سب برابر ہیں۔ اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال میں بھی تم کو کسی قسم کی رعایت نہیں کہ اوروں کی کمائی تم کو مل جائے بلکہ ہمارے اعمال ہم کو اور تمہارے اعمال تم کو جو کرے وہ بھرے ہاں اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم میں ہے کیونکہ ہم اُس کے سب احکام کو مانتے ہیں۔ اور ہم دل سے اُسی کے اخلاص مند ہیں نہ کہ تمہاری طرح مطلب کے یار۔ غرض ہو تو خدا کے بن گئے، جب مطلب پورا ہوا تو پھر کون۔ یہ بھی قرآن سے پوچھو کیا تم بجائے چھوڑنے ان غلط خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور اُس کے دونوں بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق اور پوتا یعقوب علیہم السلام اور اُس کی سب اولاد ہی تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تھے۔ تو اے رسول! ان سے کہدے بھلا کیونکر ہم تمہاری باتیں مانیں کہ وہ ایسے تھے حالانکہ ہم کو خدا نے پختہ طور سے بتلایا ہے کہ اُن بندگوں کی یہ روش نہ تھی جو تم نے نکال رکھی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا اللہ خوب جانتا ہے۔ جی میں تو یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ حضرات ان جیسے نہ تھے مگر لوگوں کی شرم سے چھپاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ بھی ایک محکم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے جو اپنے پاس سے اللہ کی بتائی ہوئی اطلاع کو چھپائے جو اس کے پاس ہو یقین جانو کہ خدا تم کو اس کتمان پر مواخذہ کریگا۔ اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ اصل پوچھو تو تم یہود ونصاریٰ کو ان بزرگوں سے کیا مطلب؟ یہ ایک جماعت پسندیدہ تھی جو اپنے اپنے وقت پر گذر گئی اُن کی کمائی اُن کو ہے اور تمہاری تم کو اور تم اُن کے کئے سے نہ پوچھے جاؤ گے اور

× مثل کا لفظ بغرض تحسین کلام زائد آتا ہے۔ جیسے لیس کمثلہ شیٔ میں۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ ہفتے مولوی نعیم الدین کی پیشکردہ حدیثیں درج کر کے ان کا جواب شروع ہوا تھا۔ آج اس سے آگے بڑھتے ہیں۔ (مدیر)

"یعنی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور آپ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی بعد اس کے منبر پر تشریف لائے پس فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور واللہ اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میں واللہ نہیں خوف رکھتا تم پر کہ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے تم پر کہ تم رغبت کرو گے یعنی دنیا کی کثرت کی میں پڑ جاؤ گے"

چنانچہ اس حدیث کو امام بخاری مختلف ابواب میں پارہ کتاب الجنائز صفحہ ۶۹۲ اور پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ اور پارہ ۲۶ صفحہ ۹۶ میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان احادیث میں شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنا ثابت ہے کیونکہ واقعہ احد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین۔

یعنی نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

ان ذالک کان بعد ثمان سنین وکانت احد فی شوال سنۃ ثلاث ومات صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ۔

یعنی یہ واقعہ تھا بعد آٹھ سال کے۔ (اس لئے کہ) واقعہ احد شوال ۳ھ میں ہوا اور وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔

پس اس واقعہ شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیانۃً اس وجہ سے چھپایا کہ ان کے مسند اعلےٰ مولوی احمد رضا خان بریلوی الہادی الحاجب ص ۲۳ میں اپنے غیض وغضب سے تاکید لکھے ہیں کہ نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں"

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰحضرت بریلوی کو جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلےٰ جان کر آپ کی حدیث کے ایک جزو اول کو اخفا کرنا تف ایسی بدمذہبی اور بے ادبی پر۔ نعوذ باللہ من الرفض الخفی والجلی۔ کھل گیا تقیہ پر کھل گیا۔

حالانکہ الہادی الحاجب ص ۱۱ میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ تبییض الصحیفہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر چھ بار نماز ہوئی اور کثرت اژدہام خلائق سے عصر تک ان کے دفن پر قدرت نہ پائی۔

اور مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۴۲ میں فرماتے ہیں:۔

والآن در حرمین شریفین زادھما اللہ تعظیماً وتشریفاً متعارف است چوں خبرے رسد کہ فلاں مرد صالح در بلدے از بلاد اسلام فوت کردہ است شافعیہ نماز بروے مے کنند۔ وبعض حنفیہ نیز بایشاں شریک مے شوند۴ ودر گذاردن ایں نماز گفت دعا ئے است کہ مے کنند فلاہاس بہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ در فتوح الغیب مے فرمایند کہ ہر روز بطریق ورد نماز جنازہ بر اموات آں روز بگذارد وایشاں حنبلی اند ونزد امام احمد حنبل جائز است۔ ایضاً ص ۴۹۰ ونماز گذارد بر شہداء احد بعد از ہشت سال از شہادت ایشاں"

"یعنی اور اس وقت حرمین شریفین میں معمول ہے کہ جس وقت خبر پہنچتی ہے کہ فلاں مرد صالح نے کسی شہر اسلامی میں وفات پائی ہے شافعیہ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور بعض حنفیہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ قاضی علی بن جار اللہ جو اس فقیر کے شیخ الحدیث تھے ان سے پوچھا گیا کہ حنفیہ جو اس نماز میں شریک ہوتے ہیں تو فرمایا کہ دعا ہے جو کرتے ہیں پس مضائقہ اس کا نہیں ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ ہر روز بطریق ورد کے نماز جنازہ اس روز کی اموات پر پڑھا کرو اور آپ حنبلی تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ اور نماز پڑھی گئی شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے ان کی شہادت سے"

اور فوائد الفواد ملفوظات شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ نولکشوری میں مرقوم ہے:

"سخن دراں افتاد کہ بعضے بر جنازہ غائب نماز مے گذارند۔ چگونہ باشد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر فرمود کہ روا باشد ومحمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بر نجاشی ہمیں نماز کردہ است او در غیبت مردہ بود"

یعنی گفتگو اس امر میں ہوئی کہ بعضے نماز جنازہ غائب پڑھتے ہیں یہ کیونکر ہے آپ نے ارشاد فرمایا روا ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی تھی"

علی ہذا ملا علی قاری مکی حنفی رحمہ اللہ کے جنازہ غائب پر نماز پڑھی گئی۔ چنانچہ "ترب الاماثل بتراجم الافاضل" صفحہ ۲۵ میں مرقوم ہے:۔

"وکانت وفاتہ بمکۃ ۱۰۱۴ھ ودفن بالمعلی ولما بلغ خبرہ علماء مصر صلوا علیہ بجامع الازھر صلوۃ الغیبۃ فی مجمع یجمع اربعۃ الآف نسمۃ۔

یعنی ہوئی وفات انکی مکہ میں ۱۰۱۴ھ میں اور دفن کئے گئے معلےٰ میں اور جب خبر پہنچی علماء مصر کو تو ان پر جنازہ غائب کی نماز پڑھی گئی جامع ازہر میں چار ہزار مجمع کے

۴ از قاضی علی بن جار اللہ کہ شیخ حدیث ایں فقیر بود پرسیدہ شد کہ حنفیہ چوں شریک مے شوند۔

ص ن ۶

تقویۃ الایمان، جہاں اولوگوں، مرحضین کا نوٹس (۲۰ھ) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ نمبر ۳۰ (اوجی)

فتاویٰ

س ۱۳۱} دخلی رہن رکھ کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا سود؟ (محمد اسحٰق اوجھیانی)

ج ۱۳۱} آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ لحدیث الظہر یرکب بنفقتہ۔

س ۱۳۲} زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دینا جائز ہے اور کن کن کو نہیں۔ کیا زکوٰۃ دیتے وقت ظاہر کر دینا زکوٰۃ ہے کیلئے ضروری ہے۔ فی شخص کو زکوٰۃ دینے کی کوئی حد مقرر ہے یا حسب ضرورت سائل کو دیا جاوے خواہ مسلمان ہو یا ہندو۔ کل مفصل حال زکوٰۃ کا تجویز ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۲} زکوٰۃ کے مصارف خود قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ انما الصدقات للفقراء آہ (الآیۃ)۔ زکوٰۃ دینے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ سائل کو پہچان لے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس بات کی تصریح بھی کردے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ کتنا دے کتنا نہ دے اس کی کوئی قید نہیں۔ البتہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اتنا نہ دے کہ سائل پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ سائل مسلمان ہو یا غیر مسلم سب کو دینا جائز ہے۔

س ۱۳۳} زید مبلغ بیس روپیہ عمر کو اس شرط پر دیتا ہے کہ کاتک میں وقت مقررہ پر گیہوں بیس سیر کے بھاؤ لوں گا حالانکہ اس وقت گیہوں کا بھاؤ پندرہ سیر کا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳} جائز ہے۔ اس کا نام بیع سلم ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۴} اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۳۵ء کالم فتاویٰ کے سوال ۱۳۱ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ چھوت چھات خلاف اخلاق ہے اس لئے اس کو اٹھایا گیا ہے۔

لہٰذا عرض ہے کہ چھوت چھات تو محض طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم سے ہی اٹھ گئی وطعامکم حل لھم نازل ہونے سے کیا فائدہ ہے اسی وجہ سے میں نے پوری آیت کا یہ مطلب لکھا تھا کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے درانحالیکہ تمہارا کھانا اہل کتاب کو حلال ہو۔ یعنی جو اہل کتاب تمہارا حلال کھانا استعمال کر سکے اس کا حلال کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ مگر چونکہ اہل ہنود بوجہ چھوت چھات کے تمہارا حلال کھانا بھی استعمال نہیں کرتے اس لئے تم بھی اہل ہنود کا کھانا اپنے لئے حلال مت سمجھو کیونکہ یہ بڑی بے غیرتی ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے کہ ہاں اگر کوئی یوں سمجھے کہ اہل ہنود جو کہ اہل باطل ہیں۔ اہل اسلام سے جو کہ اہل حق ہیں ذلیل سمجھ کر پرہیز کرتے ہیں اس لئے ان سے پرہیز کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ پس عرض ہے کہ جواب مدلل دیجئے۔

(اللہ دیا ہیڈ ماسٹر۔ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۴} بعض دفعہ اختلافی امر کو جتانے کے لئے غیر اختلافی سے ملا کر بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے ولا علیٰ انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم او بیوت امھاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم (الآیۃ سورہ نور)

اپنے بیوت سے کھانا کسی طرح محل نظر نہیں ہو سکتا۔ بغرض اظہار مساوات ان کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آیت مرقومہ میں طعامکم حل لھم کو پہلے کے ساتھ مسلمانوں کی نظروں میں مساوی دکھانے کو یکساں دکھایا گیا۔ اللہ اعلم۔

رہا مولانا تھانوی کا خیال سو اس پر شرعی دلیل چاہئے جو میرے ناقص علم میں نہیں۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵} زید کی شادی ہو کر تقریباً ۸-۹ سال کا عرصہ گزرا۔ اس عرصہ میں زید اور ہندہ میں کئی دفعہ فسادات ہوتے رہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ زید ہندہ کو طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا اور لوگوں کے روبرو بارہا طلاق کے الفاظ نکالتا رہا اور اپنی ملکیت فروخت کر کے ہندہ کا مہر ادا کرنے کا مصمم ارادہ کرتے ہوئے جماعت کے چند معزز اصحاب کے روبرو یہ بات بھی کہہ چکا ہے کہ ماہوار میری آمدنی کی رقم اتنی ہے اس رقم سے ہندہ کا مہر ادا کر دیا جائے۔ اس درمیان میں ہندہ بیمار ہو گئی۔ پہلے ہی سے ہندہ بیمار تھی ان فسادات کے باعث اور بھی سخت بیمار ہو گئی اس بیماری کی حالت میں والدین ہندہ کو اپنے مکان لے کر چلے گئے چھ ماہ تک سخت بیمار رہ کر ہندہ اپنے والدین کے مکان میں انتقال کر گئی۔ اس بیماری کی حالت میں بھی زید کی طرف سے کوئی نفقہ ہندہ کو نہیں ملا اور نہ ہندہ کی کوئی اولاد ہے۔ اب ہندہ کے والدین زید سے مہر اور جہیز وغیرہ کے طلب گار ہیں۔ زید کہتا ہے شریعت کی رو سے ہندہ کی ملکیت کا نصف حصہ مجھ کو آتا ہے۔ ہندہ کے والدین کہتے ہیں نہیں اس معاملے میں تمہارا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا پوری ملکیت کے حقدار ہم ہیں۔ کیا اس معاملہ میں زید بھی نصف حصہ کا حقدار ہو سکتا ہے؟

ج ۱۳۵} منکوحہ زید بذریعہ طلاق زید سے اگر جدا نہیں ہوئی زید کا محض ارادہ ہی ارادہ طلاق رہا ہے تو زید کا دعوے صحیح ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

سائل جواب دے

ایک غیر معلوم مستفتی نے سوال کیا ہے کہ یہاں بمبئی میں امدنی بکتی ہے۔ سائل اس امدنی کی تشریح کرے اور اپنا نام لکھے۔

مستفتی صاحبان قواعد استفتاء کی پابندی ضرور کریں۔ (مفتی)

فتاوی نذیریہ ۔ مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی قیمت [illegible] (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کے بہی خواہ اس کی ترقی واشاعت کے لئے کما حقہ کوشش کرتے رہیں کیونکہ اس کام میں امداد کرنے سے ان کا دین و دنیا میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔

۳۰ مئی تک ان احباب کرام کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول ہو جانی چاہئے جن کے نمبر خریداری اہلحدیث ۳ مئی میں درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر دو صورتوں کی عدم تعمیل کے باعث حسب دستور سابق اخبار کا وی پی بھیج دیا جائے گا۔

مہلت یافتگان کی قیمت ہی موصول ہونی چاہئے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ نہ ہی مزید مہلت دی جائے گی۔

دفع افتراء مجھے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ میں نے علاقہ مدراس سے کیندر پارا کے مقدمہ کے لئے از خود چندہ کرکے غبن کر لیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں نے کسی جگہ سے چندہ وصول نہیں کیا۔ واللہ ما اقول شہید۔ راقم محمد ابو القاسم خالد بن محمد سعید صدیقی از بانت ضلع بالاسور۔ (مرد اہل غریب فنشم)

دانت بغیر تکلیف نکالنے کے لئے میرے پاس ایک عمل ہے جس سے بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک دوائی بھی ہے جسے دانت پر لگانے سے دانت بآسانی نکال لیا جاتا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق ہومیو۔ ایم۔ اے۔ قصبہ اوجہانی۔ ضلع بدایوں۔

یاد رفتگان (۱) میرے والد ماجد ۴۔۵ روز معمولی بخار میں مبتلا رہ کر ۳۰۔ اپریل کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے سارے خاندان میں اس وقت بزرگ تھے۔ ان کی اس اچانک وفات سے ہم سب کو صدمہ عظیم ہوا ہے۔ (محمد ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

(۲) مولوی کریم بخش صاحب والد ماجد مولوی محمد مصطفےٰ صاحب وکیل کھریانواں جو پکے موحد اور با اخلاق بزرگ تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد سلیمان از مدن پور گیا)

(۳) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری کی ہمشیرہ جو بہت معمر تھیں ۸۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ۔ مرحومہ آخری وقت تک مذہبی ارکان و اعمال کی پابند رہیں اور متعدد حج بھی کر چکی تھیں۔

(حکیم محمد یوسف محلہ سید واڑہ غازی پور)

> ## مرزا نمبر شائع ہوگا
>
> حسب اعلان سابقہ مرزا نمبر شائع کرنے کا ارادہ کر لیا گیا ہے جو ۲۴ مئی کو شائع کیا جائے گا۔ تاجر حضرات کے لئے اشتہار دینے کا بہترین موقع ہے ۲۰ مئی تک اشتہارات مع اجرت دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ایجنٹ صاحبان تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

اہلحدیث:- جملہ مرحومین کی وفات کا ہمیں دلی صدمہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے متعلقین کو صبر عطا کرے۔ ناظرین کرام بھی ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھم وارحمھم۔

دعائے صحت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری سخت علیل ہیں۔ حالات تشویش انگیز ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار حسین میاں از پھلواری)

(۲) میری نانی صاحبہ چند سال سے موتیا بند میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا صحت فرما دیں۔ (محمد داؤد از کیندرہ پارا)

(۳) میری اہلیہ بعارضہ فالج بائیں جانب عرصہ ایک سال سے صاحب فراش ہے۔ علاج معالجے سے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام میں سے اگر کسی کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ دیگر حضرات دعائے صحت فرما کر مشکور فرمائیں۔ (حاجی اکرام احمد از نوابگنج ڈاک خانہ پریا خاں ضلع پرتاب گڑھ)

اہلحدیث۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک۔

ضرورت ہے مسجد اہل حدیث نیلگری علاقہ مدراس کے لئے ایک عالم باعمل کی جو وعظ و تذکیر درس تدریس دے سکتے ہوں ضرورت ہے۔ عمر ۳۵ سال سے کم نہ ہو۔ سردست دو سال کے لئے عارضی تقرر ہوگا۔ بعدہ صورت حالات بہتر ہونے پر مستقل کر دیا جائے گا۔ راقم مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن فریہ کوٹی۔ ولنگٹن۔ نیلگری مدراس۔

ضرورت معلمہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک صالحہ تجربہ کار معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک اردو، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دے سکے۔ درخواستیں مع نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مسجد اہل حدیث پتوکے۔ ضلع لاہور۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بہ نسبت سابقہ رو بصحت ہے۔ اثناء بخار میں درد نقرس کا حملہ ہوا جس میں اب بہت کمی ہے۔ امید ہے آئندہ ہفتہ ناظرین تک مکمل خوشخبری سنائیں گے۔ حال پرسان اور دعا گوؤں کو خدا جزاء خیر دے۔

تلاش عزیز مسمی عبداللہ ولد مولوی محمد علی شیر فروش دار برٹن ضلع شیخو پورہ عمر تقریباً ۲۲ سال عرصہ دو سال سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ سکرٹری انجمن اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور۔

نوٹ (۴) جناب کے حاجی عبدالقادر صاحب سیلو شاہی (شمالی آرکاٹ) انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ و نیک سیرت، خوش خو تھے۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو

بقیہ ب

(۲۴۵) مرزائیوں کا انکشاف ... سے کسی ... ہے ...

ملکی مطلع

اہالیٔ امرتسر کی تکلیف

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

انگریزی باجوں گراموفون کی کثرت نے عام اہل شہر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شوقین لوگ جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر رات کو دس گیارہ بجے گھروں میں آتے ہیں تو اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر گراموفون بجانا شروع کر دیتے ہیں جس سے تمام اہل محلہ کو بے آرامی ہوتی ہے۔ خاصکر مزدور پیشہ لوگ جنہوں نے صبح سویرے اٹھ کر کام پر جانا ہوتا ہے۔ باجوں کی آواز سے آرام کی نیند نہیں سو سکتے۔ جس سے بے چاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات پولیس کے اختیارات میں سے ہے کہ آبادی میں کوئی کام مخل آسائش ہو تو اس کو حکماً بند کر دے۔ اس لئے ہم جناب صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں اہل شہر کی یہ سخت تکلیف پیش کر کے درخواست کرتے ہیں کہ گراموفون بجانے والوں کو ہدایت کی جائے کہ امن و آسائش عوام الناس کے لحاظ سے رات کے وقت نچلی منزل میں بجایا کریں اوپر کی منزل میں نہ بجائیں۔ امید ہے صاحب موصوف پبلک کی اس واجبی تکلیف پر غور کر کے مشکور فرماویں گے۔

تعصب کی حد ہو گئی

واقعہ حائلہ یعنی حملہ بر سلطان ابن سعود کی حقیقت خوب واضح ہو گئی۔ تمام دنیا کے بادشاہوں اور برگزیدہ لوگوں نے جلالۃ الملک اور ولی عہد سلامتی پر ان کو مبارک باد کے تار بھیجے۔ جب مذہبی صورت میں اعتراض ہوا کہ حرم شریف میں قتل و قتال ناجائز ہے پھر کیوں ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ اگر مخالف حرم میں حملہ کرے تو اسی جگہ اس کا جواب دینا بھی جائز ہے۔ جب اُنکی طرف سے کوئی اعتراض باقی نہ رہا تو یاروں نے ایک اور طرح بات بنائی کہ

> ہمیں حاجیوں نے بتایا ہے کہ جو یمنی مارے گئے انہوں نے حملہ نہ کیا تھا بلکہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تھے سعودی سپاہیوں نے ان کو روکا کہ بادشاہ سلامت آتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہاں بادشاہ غیر بادشاہ سب برابر ہیں۔ اس پر سپاہیوں نے ان کو قتل کر دیا۔
>
> (الفقیہ اور منادی)

اہلحدیث اگر یہ حضرات اصول روائت کے پابند نہ ہوں تو انہیں اختیار ہے۔ مگر ہم تو اصول روائت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اصول روائت یہ ہے کہ راوی مجہول الاسم یا مجہول الوصف کی روائت معتبر نہیں ہوتی۔ اس قانون کے موافق معترضین کا فرض ہے کہ ان حاجیوں کے نام اور اوصاف بتائیں۔ اس کے بعد اتصال روائت پر بحث ہوگی۔ جب تک وہ اس فرض سے سبکدوش نہ ہوں ان کا حق نہیں کہ ان مجہول الاسم و نامعلوم الحال حاجیوں کی روائت سرکاری مصدقہ اعلان کے خلاف پیش کریں۔

آئیے ہم ایک حاجی صاحب کا بیان سناتے ہیں۔ مگر کسی مجہول الاسم یا نامعلوم الحال کا نہیں۔ بلکہ معلوم الاسم و معلوم الحال و معروف الاوصاف حاجی کا۔

امرتسر کے مشہور ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حنفی المذہب ہیں، شاہ ابو الخیر دہلوی مرحوم کے راسخ مرید ہیں۔ ایام حج میں پیر جماعت علی شاہ علیپوری کے معالج رہے ہیں۔ آپ ۲۰ مئی کو واپس آئے ہیں۔ ان سے ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا جس طرح حجاز کے سرکاری اعلان میں شائع ہوا ہے۔

شکریہ کیا اب بھی خواجہ حسن نظامی صاحب اس کے قبول میں پس و پیش کریں گے۔ (غالباً نہیں)

سلور جوبلی

یہ ہفتہ ہندوستان میں بڑی شان و شوکت اور تفریحات کا گذرا ہے۔ ہر جگہ چہل پہل رہی۔ اگر کہیں جلسے ہو رہے تھے تو کہیں کھیلیں ہو رہی تھیں۔ مٹھائیاں بٹ رہی تھیں اور بچے کھیل رہے تھے۔ ہر کہ و مہ خوش خرم تھا۔ ہاں کسی کسی شخص کے منہ سے یہ بھی نکلتا تھا کہ شاہان اسلام کے زمانہ میں ایسے مواقع پر بڑی بڑی نوازشات ہوتی تھیں۔ جو زمانہ بدلنے کے ساتھ ہی بدل گئیں ؎

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

ڈاکوں کی کثرت

ناظرین اخباروں میں پڑھتے ہونگے کہ روزانہ ڈاکوں کی خبریں آتی ہیں۔ ڈاکے بھی معمولی نہیں پڑتے بلکہ خوفناک طور پر یعنی ریوالوروں اور بندوقوں کے ساتھ مسلح ہو کر۔ یہ ترقی حکومت سے بھی مخفی نہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے انتظام سے بے خبر بھی نہ ہوگی۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ آج تک جو کچھ حکومت نے کیا یا کر رہی ہے۔ یعنی جو علاج ہو رہا ہے اس سے ہماری بیماری رفع نہ ہوگی۔ ہاں اسباب کی تلاش کر کے ان کو دفع کیا جائے تو مفید ہوگا۔ یعنی اس بات کی بے لاگ تحقیق کی جائے کہ ڈاکے کیوں ڈالے جاتے ہیں۔ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے کہ پیٹ خالی ہو رہے ہیں۔ تعلیم حاصل کر کے زندگی سے بیزار ہو رہے ہیں۔ بس پھر مرتا کیا نہیں کرتا۔ بہر حال ہماری تلاش میں ان ڈاکوں کا سبب پیٹ خالی ہونا ہے۔ جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ شہروں خصوصاً سرمایہ دار

صدرِ عالی ہندوستان کے عظیم الشان خیر خواہ اعلانات حسن نظامی کی خبرہ آزاد نمبر ۱۳ (۵۴۳)

ahmadimuslim.de

شہروں میں بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا نہ کرے کہ لوگ حکومت کے انتظام سے نا امید ہو کر اپنے لئے کوئی اور سبیل تجویز کریں۔

سرکاری اعلان

قانون محصول تمباکو فروشی پنجاب ۱۹۳۴ء اور اس کے ماتحت قواعد پنجاب میں ۱۹۔اپریل ۱۹۳۵ء سے نافذ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب کسی شخص کا بنے ہوئے تمباکو کو بغرض فروخت رکھنا یا فروخت کرنا خلاف قانون ہوگا۔

سوائے اس صورت کے کہ تاجروں کے اس لائسنس جو ایک دوکاندار یا پھیری والے کے لئے ایک ہی قسم کا ہوگا کی شرائط اور قواعد کے مطابق ایسا کیا جائے۔ بنے ہوئے تمباکو سے ایسا تمباکو جو کسی شکل وصورت میں پینے یا کھانے یا کسی اور استعمال مثلاً نسوار لینے کے لئے مقصود ہو یا کسی ایسی تیار کردہ چیز یا تمباکو کی آمیزش سے مراد ہے جو متذکرہ بالا مقصد یا استعمال کے لئے ہو اور اس میں بیڑی سگرٹ یا سگار شامل ہیں۔ قانون یا قواعد مذکورہ کے احکام و شرائط اس شخص پر عائد نہیں ہوتے جو خود یا اپنے خاندان کے افراد یا مزارعان یا اجرت پر رکھے ہوئے مزدوروں کے ذریعہ تمباکو کی کاشت کرتا ہو۔ جہاں تک ایسے کاشت شدہ تمباکو کا تعلق ہے۔ لائسنس کے فارم تیار کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور وہ یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس کے بعد دستیاب ہو سکیں گے۔ لہٰذا ۳۰ جون ۱۹۳۵ء سے پہلے کوئی شخص لائسنس نہ رکھنے کے متعلق قابل تعزیر نہیں ہوگا۔ متذکرہ بالا قواعد کی اہم شرائط واقفیت عامہ کے لئے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لائسنس کی فیس ۲ روپیہ ہوگی اور جملہ لائسنسوں کی میعاد تاریخ اجراء سے ہر سال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیں گی۔

(۲) ہر ایک لائسنس کسی خاص شخص کے لئے جاری کیا جائے گا۔ اور وہ قابل انتقال نہیں ہوگا اور وہ کسی شخص کو جو عمر میں اٹھارہ سال سے کم نہ ہو جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۳) بنے ہوئے تمباکو کو فروخت کرنے یا ذخیرہ میں رکھنے کی اجازت صرف لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت میں ہوگی۔ لیکن ایک پھیری والا اس ضلع کی حدود میں جس کے لئے اس نے لائسنس لیا ہو عام جگہ پر بنا ہوا تمباکو بیچ سکتا ہے

(۴) کوئی لائسنس دار کسی ایسے شخص کے پاس بنا ہوا تمباکو فروخت نہیں کریگا۔ جس کی بظاہر عمر ۱۶ سال سے کم ہو۔

(۵) ہر لائسنس دار کو لازم ہے کہ وہ لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت کے بیرونی بڑے دروازہ پر ایک سائن بورڈ رکھے جس سے اردو یا انگریزی میں نمایاں حروف میں یہ ظاہر ہو کہ وہ بنے ہوئے تمباکو کا لائسنس یافتہ تاجر ہے۔ نیز اس سائن بورڈ پر اس کا نام اور اس کے لائسنس کا نمبر درج ہو۔

(۶) اول اور دوسرے درجہ کے جملہ افسران آبکاری کو کسی لائسنس دار کا لائسنس، حساب کتاب اور ذخیرہ دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایضاً حکومت پنجاب اپنے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان شائع کر رہی ہے کہ پنجاب اشٹامپ (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۱۹۳۵ء جس کی رو سے ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو صوبہ ہذا میں کسی میونسپلٹی رقبہ مشتہرہ یا چھاؤنی میں واقع ہو دستاویزات انتقال پر محصول اشٹامپ کی شرح موجودہ شرح سے نصف ہو گئی ہے ۶ مئی ۱۹۳۵ء سے نافذ کیا جائے گا اور تاریخ مذکور سے قانون انتقال جائداد چہارم ۱۸۸۲ء کی دفعات ۵۴، ۵۹، ۱۰۷ اور ۱۲۳ کی شرائط و احکام کا اطلاق پنجاب میں مندرجہ ذیل رقبہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۱) جملہ بلدیات۔ (۲) جملہ رقبہ جات مشتہرہ جن کے متعلق پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی دفعہ ۲۴۱ کے ماتحت اعلان کیا گیا اور اشتہار دیا گیا ہو۔ لہٰذا یہ لازمی ہوگا کہ کسی ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع ہو ہر فروخت اجارہ یا ہبہ ایک باضابطہ اشٹامپ شدہ اور رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں آنا چاہیئے۔

پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع کسی جائداد غیر منقولہ کے متعلق زبانی معاہدے ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو اور اس کے بعد اسی طرح کالعدم ہونگے جس طرح یہ چھاؤنیوں کی صورت میں زیر دفعہ ۲۸۷ کینٹونمنٹس ایکٹ ۱۹۲۴ء (ایکٹ دوم ۱۹۲۴ء) کالعدم ہوتے ہیں۔

لاہور ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ

گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر کا داخلہ ۱۵۔ مئی ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ انٹرنس پاس۔ اینگلو ورنیکلر۔ ورنیکلر مڈل پاس اور انڈسٹریل مڈل پاس۔ امیدواران کی ایک محدود تعداد لیجائیگی ہوسٹل موجود ہے اور خرچ خوراک واجبی ہے۔

پنجاب بھر میں چوب تراشی کی یہ واحد سرکاری درسگاہ ہے۔ جس میں اس فن کے متعلق مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق جدید ترین برقی قوت سے چلنے والی کلوں پر کام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ قواعد اور فارم داخلہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر سے طلب کریں۔

لاہور۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

احوال و کمال · سورہ یوسف کی عالمانہ تفسیر (۳۴۴ ص) از قاضی سلیمان منصورپوری · قیمت ۱۲ (مجلد)

مومیائی

۳۱/۱۵

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے ..... چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲/۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ۶ ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خان صاحب ہریا

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے دو چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء)

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔

"ایک چھٹانک مومیائی مجی احسن اختر ساکن رجودم نے آپ کے یہاں سے منگوا کر دی تھی جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں"

(۲۰ فروری ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اطلاع

۱۲/۵

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض۔ ہیضہ۔ اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ۔ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/۔ محصول ۵/

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چشتاں ۳۱۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

۱۵/۵

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ۔ منگرہ۔ تھوک و (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دوائیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ گکڑ منڈی نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

۷/۲۵

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵۷۔

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے

سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری دھند۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چیڑ۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی، چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ارکے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

تمام دنیا میں بے مثل

۲۹/۱۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ahmadmuslim.de

سرمہ نور العین ۱۸/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱؎

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پلنگ کے پھول ۱۲/۳

یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱؎۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸؍

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اکسیر عثمانی ۱۲/۳

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۳؍ قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اسلامی تصوف

(اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن تیمیہ۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ قیمت ۸؍۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

از تصنیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

عربی زبان میں۔ بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے کاغذ مصری رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف للعہ (چار روپے) ۔ تا بلدید ہے۔۔

تفسیر ثنائی

اُردو زبان میں ہے۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت ۱؎ ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران، نسا۔ قیمت ۱؎

جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ ۱؎۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل ۱؎

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ ۱؎ ۔ جلد ششم۔ از شعرا تا صافات۔ ۱؎

جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت ۱؎

نوٹ:۔ ہر جلد کی قیمت علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ اگر اکٹھا خریدا جائے تو ۱۲ روپے میں روانہ کیا جاتا۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

حضرت مولانا صاحب ممدوح نے اس تفسیر کو عربی زبان میں تصنیف کیا ہے۔ شروع میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت وطباعت بہت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین۔ قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصول۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی۔ (مع حواشی تفسیر وحیدی)

اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن کی آیات ہیں، دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ جس سے علماء، طلباء اور واعظین ومناظرین کو بے حد آسانی ہو گئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر فصل میں کئی باب ہیں۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم لائل پور

نمبر مقدمہ ۱۲۳

فرم گوبند رام ٹکایا مل آڑھتی غلہ منڈی لائلپور بذریعہ رام پیارا مل ولد گوبند رام و گنیش داس ولد رام ٹکایا مل حصہ دار فرم مذکور۔

بنام احموں ولد کھدرا ذات کوبھار سکنہ چاہ پیپلی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

دعوےٰ ۶-۱۲-۲۸۲ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احموں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب سینئر سب جج بہادر جھنگ

نمبر مقدمہ ۴۹

چوہدری نانک چند ولد چوہدری آسانند قوم تبرہ سکنہ بستی نانک پورہ داخلی بھنگو تحصیل شورکوٹ وغیرہ قرضخواہان۔

بنام کرم سنگھ ولد جوسام قوم چوگھ سکنہ بدھ رجیانہ تحصیل شورکوٹ۔ مقروض

درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں نانک چند وغیرہ قرضخواہان سائل نے درخواست زیر دفعہ ۹/۱۳ ایکٹ دیوالیہ برخلاف کرم سنگھ مقروض برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ گذرانی ہے اور اُس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۶/۷/۳۵ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱/۵/۳۵ ہمارے دستخط و مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

کتب تفاسیر

تفسیر فاتحۃ الکتاب مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلپوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کو علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت ۴ر

تفسیر سورہ یوسفؑ (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب و غریب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی اس تفسیر میں لائق مصنف پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس سے نیچے فوائد میں بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۴ر۔ دوم ۱۲ر سوم ۱۲ر۔ چہارم ۱۲ر۔ پنجم ۱۴ر ششم ۱۲ر۔ ہفتم ۱۲ر

تفسیر سورہ والتین از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ اس کی تعریف میں مولانا کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت صرف ۸ر

الہام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ و محققانہ قلم اٹھایا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۵۰۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بنایا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علما اور طلبا کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

مشکوٰۃ شریف (عربی) فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

جامع الترمذی (عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب و رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کیا آپ کا کتب خانہ ان کتابوں سے خالی ہے؟

تجرید البخاری علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث سہولت کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اُردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۸۰ صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید و با برکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث کے گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت صرف چھ روپے۔ (۶ ؎)

شان قرآن رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پر زور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ معمولی اردو خواں بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے۔ ۵؍

اسلامی پردہ اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لے گا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔ قیمت ۴؍

ترکان احرار مصنفہ مولوی عبدالمجید صاحب عتیقی۔ جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنے والا اس قوم کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو پانچ سو سال سے اسلام کی حمایت میں سربکف پھر رہی ہے۔ خصوصاً غازی کمال پاشا۔ انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲؍

جدید انگلش ٹیچر یعنی گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے۔ مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شلوی۔ اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی میں خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔ قیمت صرف عہ

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں یا آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوا خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کرکے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی منگوالیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو۔ سوزاک بندھو۔ آبحیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ عہ

معیار حق مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت دو روپے۔

حیات طیبہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری اور آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

دفتر اہلحدیث امرتسر

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

یکم مئی سے ۳۱ مئی تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مشن ہائے عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی و تائید مذہب اہل حدیث و عام اسلامی سوائے تفاسیر عربی و اُردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعائت کردی گئی ہے۔ ناظرین اس رعایت سے فائدہ اٹھادیں۔

المشتہر:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر